بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سنایا خان نے یہ ناول (باہمت) صرف اور صرف نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھا ہے۔
اس ناول (باہمت) کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام صرف اور صرف نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کے نام محفوظ کیے جاتے ہیں۔ لہذا کسی بھی ادارے، ڈائجسٹ، سوشل میڈیا، ویب سائٹ یا کوئی بھی فرد بمعہ مصنف کو اس کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں شائع کرنے کی سخت ممانعت ہے۔ عمل درآمد نہ کرنے کی صورت میں قانونی کاروائی کی جائے گی۔

شکریہ

ادارہ: نیو ایرا میگزین

****

گھر میں داخل ہوتے ہی سامنا تائی اماں سے ہوا۔۔

نصرت بیگم (تائی اماں)لو شازیہ (مناہل کی امی) آگئی تمھاری صاحبزادی اب پوچھو اس سے کہاں تھی اب تک کیا گل کھلا کر آئی ہے پیچھے کھڑے سعد اور باقی سب کو دیکھ کر (سعد دادا کو گاڑی میں ریحان کے ساتھ ہی بٹھا کے آتا ہے) کہتی ہیں لو پوچھنے کیا ضرورت ہے پلٹن ساتھ لے کے آئی ہے یہ تو۔۔ میں بتا دیتی ہوں یہ لڑکی اس گھر میں نہیں رہے گی میری بھی لڑکی ہے کل کو اس کی شادی کرنی ہے کس کس کو کیا جواب دیتی پھروں گی۔۔۔

شازیہ: آپا کیسی بات کر رہی ہیں کہاں جائے گی میری بچی اور اس کا قصور کیا ہے۔۔۔

نصرت بیگم: لو اب یہ دیکھو بیٹی آدھی رات کو پرائے لوگوں کے ساتھ آ رہی ہے اور پوچھ رہی ہو کے قصور کیا ہے۔۔۔ میں تو تمھارے بھلے کے لئے کہہ رہی ہوں تمھاری بھی دو اور لڑکیاں ہیں اس بد چلن کی وجہ سے کیا انھیں بٹھا کے رکھنا ہے باقی تمھاری مرضی لیکن یاد رکھو اس گھر میں اگر اس لڑکی کو رکھا تو تم سب بھی اپنا بوریہ بستر سمیٹو اور چلتے بنو۔۔۔

صبا: (مناہل کی بہن) ہارون بھائی آپ کھڑے کیا سن رہے ہیں آپ کی اور آپی کی ایک ہفتے بعد شادی ہے خاموش کیوں ہیں کیا آپ بھی۔۔۔ اف میں آپ

New Era Magazine

سب کو کیسے سمجھاؤں دعوت سے واپسی پر وہ لڑکے مجھے اور بسمہ (ہارون کی بہن) کو تنگ کر رہے تھے تو آپی نے ہمارے لیے ان لڑکوں کی توجہ اپنی طرف کر کے ہمیں بھاگ جانے کا اشارہ دیا اور تسلی دی کہ جلدی ان کو سبق سکھا کر آ رہی ہیں پھر وہاں کیا ہوا یہ سب کون ہیں یہ میں نہیں جانتی لیکن اس اب میں آپی کی کیا غلطی ہے۔۔۔

ہارون: میں تو پہلے ہی اس لڑکی سے شادی کرنے کے لئے تیار نہیں تھا وہ تو ابا کی وجہ سے ہاں کر دی تھی۔۔ دیکھ لیں آپ نے اپنی چہیتی بھتیجی کی حرکتیں۔۔۔ہوں نخوت سے اوپر سے شرفاء کا لبادہ اوڑھ کر نا جانے کیا کیا کرتی پھرتی رہتی ہیں محترمہ۔۔

سعد کو ہارون پر شدید غصہ آتا ہے ضبط نا کرتے ہوئے کہتا ہے زبان سنبھال کر بات کرو۔

ہارون استہزائیہ ہنستا کہتا ہے۔۔لو صبا تمھاری بہن کا عاشق اس کی طرف داری کرنے کے لئے آ گیا۔۔اب کیا کہو گی۔۔۔۔

مناہل سعد کو وہاں سے جانے کا کہتی ہے۔۔دیکھئے مسٹر سعد یہ ہمارا فیملی میٹر ہے آپ اس سے دور رہیے۔۔پھر ہارون کی طرف مڑ کے ایک زوردار طمانچہ اس کے گال پر لگاتی ہے۔ہارون غصہ میں بپھر جاتا ہے تمھاری اتنی ہمت چھوڑوں گا نہیں میں تمھیں

۔

مناہل بھی بناڈرے کہتی ہے کیا کر لو گے آؤ میں بھی دیکھوں کتنی ہمت ہے تم میں ۔۔میں اب تک آپ سب کی بکواس کا لحاظ کر رہی تھی کیونکہ اس وقت آپ مجھے برا بھلا کہہ رہے تھے لیکن اب بس اب بات میرے دین،میرے ماں باپ کی تربیت کی ہے اب میں خاموش نہیں رہوں گی لیکن اس سے پہلے میں اپنے ماں بابا سے پوچھنا چاہتی ہوں کیا وہ بھی مجھے غلط سمجھتے ہیں۔۔وہ ضیاء صاحب اور شازیہ کی طرف دیکھتی ہے۔۔ضیاء صاحب خاموش رہتے ہیں لیکن شازیہ اسے گلے سے لگا کر کہتی ہیں نہیں میرا بچہ میری بیٹی غلط نہیں ہو سکتی وہ اپنے ماں بابا کا سر نہیں جھکا سکتی۔۔ضیا صاحب کی خاموشی مناہل کو کھلتی ہے وہ خاموش تو تھے لیکن ان کی آنکھیں کچھ اور کہہ رہی تھیں اس میں چھپی مناہل کے لئے محبت داد کے تحت مناہل کو ہمت ہوتی ہے اور دوبارہ ہارون کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔۔۔ہمم تو مسٹر ہارون کیا کہا تم نے کہ شرفاء کا لبادہ اوڑھ کے ناجانے کیا کرتی پھرتی ہوں یہی کہانا۔۔۔پہلے تو یہ بتاؤ کہ تمھارا اپنے بارے میں کیا خیال ہے تمھیں کیا لگتا ہے جو کچھ تم کرتے پھرتے ہو کسی کو خبر نہیں ہوگی یاد رکھنا میں اپنے گھر کے ہر فرد چاہے وہ جو کوئی بھی ہو اس کی خبر رکھتی ہوں کیسے یہ بتانا ضروری نہیں سمجھتی امید ہے سمجھ گئے ہوگے میں کس بارے میں بات کر رہی ہوں

اگر نہیں سمجھے تو بتا دیتی ہوں تائی اماں اور تایا ابو کو۔۔۔۔۔تو تایا ابو آپ کی یہ لاڈلہ اولاد۔۔۔۔۔۔

ہارون چیختا ہے بکواس بند رکھو اپنی خود پر بات آ رہی ہے تو اپنی گندگی کی چھینٹیں مجھ پر اچھال رہی ہو۔۔۔۔

مناہل ہنستی ہے جانتی تھی نہیں یقین آئے گا کسی کی بات پر تو بسمہ تم ہی بتاؤ کیا کرتا پھرتا ہے تمھارا بھائی تم تو اچھے سے جان گئی ہو نا۔۔۔۔۔

ہارون بسمہ کی طرف دیکھتا ہے کہ اسے کیسے پتا۔۔۔۔کہیں مناہل نے تو نہیں بتا دیا۔۔ اگر ایسا ہے تو چھوڑوں گا نہیں میں اسے۔۔

امی ابو بھائی ڈرگز سپلائی کرتے ہیں اور خود بھی یوز کرتے ہیں۔۔۔

نصرت اور اعجاز بیٹے کو حیرانگی سے دیکھتے ہیں

امی جھوٹ ہے یہ۔۔۔ایسا کچھ نہیں ہے۔۔یہ بکواس کر رہی ہے۔۔بسمہ کو بھی اپنے ساتھ ملا لیا ہے اس نے۔۔۔۔غصہ سے کہتا مناہل کی طرف لپکتا ہے۔۔مارنے کے لئے۔۔

مناہل ہر وقت الرٹ رہتی تھی اسی لئے فوراً پیچھے ہوئی اور تیزی سے پلٹ کر ایک مکا ہارون کے پیٹ میں مارتی ہے۔۔ہارون بلبلا کر پیچھے ہوتا ہے۔

اعجاز صاحب دونوں کو روک کر بسمہ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔۔

کیا کہہ رہی ہے لڑکی پتا بھی ہے تجھے۔۔ کس کے لئے کہہ رہی ہے۔۔

ابو میں جھوٹ نہیں کہہ رہی میں نے خود بھائی کو بات کرتے سنا تھا پھر ایک دن ایک لڑکے سے کوئی پیکٹ لیتے دیکھا۔۔ بھائی نے وہ جلدی سے لیا اور گھر آ کے اپنے کمرے میں لے آئے میں نے چھپ کے دیکھا اس میں سے تھوڑا سا نکال کر سونگھا اور باقی جلدی سے چھپا دیا۔۔ پھر جب بھائی کسی کام سے چلے گئے تو میں۔ے وہ نکال کر مناہل آپی کو دکھایا۔۔ اپی نے اسے دیکھا پھر مجھے دیکھ کر پوچھا یہ کہاں سے ملا۔۔ میں نے بتایا بھائی کے روم سے لائی ہوں۔۔۔ بتائیں تو ہے کیا۔۔۔ اپی نے کہا یہ صحیح چیز نہیں ہے مگر کچھ اور نہیں بتایا۔۔۔ مجھے الجھن ہوئی صحیح نہیں ہے اور بھائی کے پاس ہے اس لئے میں تھوڑا سا چھپا کر لیب لے گئی ٹیسٹ کیا۔۔ سائنس کی اسٹوڈینٹ ہونے کی وجہ سے مجھے ٹیسٹ میں پروبلم نہی ہوئی اور جو ڈر مجھے تھا وہ سامنے آ گیا۔۔۔

مناہل ان سب کے بعد دوبارہ بولنا شروع کرتی ہے۔۔۔۔۔ اور یاد رکھنا مسٹر میں مناہل ضیاء الرحمن ہوں۔ میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں جو دین کے نام پر دین کو بدنام کرتے پھرتے ہیں میں ان میں سے ہوں جو جان تو دے سکتے ہیں لیکن اپنے دین اپنی عزت پر آنچ آنے نہیں دیتے لیکن یہ تم نہیں سمجھ سکتے۔۔۔۔۔ اور ہاں کیا کہا تم

New Era Magazine

نے تم مجھ سے شادی نہیں کرنا چاہتے ہوں۔۔ نخوت سے کہتے۔۔۔ تم کیا مجھے ٹھکراؤ گے میں خود تمھارے جیسے بگڑے ہوئے شخص سے کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتی اور ہاں تائی امی میں اپنے ماں بابا اور بہنوں کے لئے یہ گھر تو کیا دنیا چھوڑ سکتی ہوں لیکن یاد رکھئے گا اگر میرے پیچھے ان میں سے کسی کو کوئی تکلیف ہوئی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔ کہتے ساتھ ہی اپنا سامان اندر سے لے کر آتی ہے سب سے مل کے جیسے جانے کے لئے مڑتی ہے تو ضیاء صاحب کی آواز آتی ہے۔۔۔

رکو مناہل۔۔۔ کس کی اجازت سے جا رہی ہو ابھی تمھارا باپ زندہ ہے فیصلے کرنے کے لئے۔۔۔

مناہل بابا۔۔ وہ میں

ضیاء صاحب کہتے ہیں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے میں اپنی بیٹی کے بغیر کچھ کہے جانتا ہوں وہ پاکیزہ ہے صاف شفاف ہے نا اس کے اندر میل ہے نا باہر۔۔ بیٹا جب تمھیں بولنا نہیں آتا تھا تو تمھارے اشارے سے سمجھ جاتا تھا میں کہ میرا بچہ کیا کہہ رہا ہے کیا چاہتا ہے میں تمھاری آنکھیں پڑھ کے سب بتا سکتا ہوں۔۔ میری بیٹی صرف میری بیٹی نہیں میرا غرور ہے میرا فخر ہے اسے اپنوں سے دور جانے کی ضرورت نہیں ہے ۔۔

نصرت بیگم کی طرف متوجہ ہو کر کہتے ہیں۔۔اور بھابھی آپ تو چاہتی ہی یہی ہیں کہ ہم یہاں سے چلے جائیں سیدھے سیدھے آپ کہہ نہیں سکتیں اس لئے آج موقع کو غنیمت جانتے آپ نے اپنی بات کہہ دی۔۔اور ہارون بیٹا میں تمھارے بارے میں صحیح تھا تم میری بیٹی کے قابل ہی نہیں ہو لیکن تمھاری چچی یعنی تمھاری خالہ کی وجہ سے خاموش تھا وہ کہتی تھیں گھر کا بچہ ہے ہماری بیٹی بھی گھر میں ہمارے سامنے رہے گی پر آج انھیں بھی اپنی بات پر یقیناً افسوس ہو رہا ہو گا۔۔۔ خیر اب بھی دیر نہیں ہوئی وقت پر اللہ نے سچ دکھا دیا۔۔کہتے اپنی بیٹیوں سے ضرورت کا سامان لانے کا کہتے ہیں۔۔۔۔

سعد کو غصہ میں ادھر ادھر ٹہلتے دادا پوچھتے ہیں۔۔

پتر سب ٹھیک ہے ایسے پھرے شیر کی طرح کیا یہاں سے وہاں ٹہل رہا ہے۔۔۔

سعد غصہ کو کنٹرول کرتے کہتا ہے۔۔۔ آپ سب جسے معصوم سی لاچار سی بچی سمجھ کر اسے گھر والوں کی زجر و توبیخ سے بچانے کے لئے ساتھ آئے تھے محترمہ کا کہنا ہے یہ ان کا فیملی میٹر ہے مجھے اس میں کودنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔

دادا پتر رک تو یہاں آرام نال بیٹھ میں دیکھتا ہوں اور ریحان پتر اس کو سنبھال۔۔کہتے گھر کی طرف جاتے ہیں۔۔

New Era Magazine

بھائی صاحب میں ابھی اسی وقت اس گھر سے اپنی بیٹیوں کو لے جا رہا ہوں باقی کا سامان ایک دو دن میں جگہ کا بندوست ہونے پر اٹھا لیں گے۔۔۔۔

کہاں جائے گا پتر تو اس وقت اپنی کڑیوں کو لے کر۔۔۔۔۔ پیچھے سے ضیا کی بات سن کر دادا کہتے ہیں۔۔۔۔۔

دادا کی آواز پر سب پلٹ کر دیکھتے ہیں اور۔۔۔۔۔۔ ضیاء صاحب اور اعجاز انھیں دیکھتے کہتے ہیں۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆

(جاری ہے۔)

New Era Magazine

New Era Magazine

نوٹ

باہمت از سنایا خان پڑھنے کے بعد اپنی رائے سے ضرور آگاہ کریں۔ نظرِ ثانی کرتے ہوئے اس بات کو یقینی بنایا گیا ہے کہ کسی قسم کی غلطی نہ ہو اگر پھر بھی کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اس کی نشاندہی ضرور کریں تاکہ ہم اس کو بہتر کر سکیں۔

تعاون کا طلبگار

ادارہ (نیو ایرا میگزین)